Date:

سوال نمبر ۲ :

زکوٰۃ کا فلسفہ بیان کریں نیز زکوٰۃ کے سماجی، اخلاقی اور انفرادی اثرات کی وضاحت کریں؟

تعارف :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں انسانیت کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کے اندر موجود رہے۔ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی سیاسی مسائل ہوں یا مالی اور معاشی مسائل اسلام ان تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور زکوٰۃ اسلام کا ایک ایسا نظام ہے جو معیشت کے مسائل کو حل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دور حاضر میں امت مسلمہ کو بیش تر مالی مسائل کا سامنا ہے جو زکوٰۃ کے نظام کے بہترین نفاذ سے حل کیے جاسکتے ہیں۔ زکوٰۃ کا فلسفہ ہی ایک فلاحی ریاست کا قیام، سماجی تحفظات، دولت کی مساوی تقسیم اور معاشرتی ترقی کا حصول ہے۔ نیز یہ کہ اگر زکوٰۃ کو اسکی اصل روح کے مطابق نافذ کیا جائے تو بے شمار سماجی، اخلاقی اور انفرادی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جو بشمول مل کر ایک ترقی یافتہ اور خوشحال معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں۔

"زکوٰۃ اسلام میں محض خیرات یا صدقہ نہیں بلکہ ایک باقاعدہ ریاستی مالیاتی نظام ہے جس کا مقصد غربت اور معاشی ناہمواری کا خاتمہ ہے"

زکوٰۃ کا فلسفہ

زکوٰۃ کا فلسفہ یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ معاشی طور پر مستحکم ہو اور غربت اور مفلسی کا خاتمہ ہو نتیجہ یہ ہے کہ ایک ترقی یافتہ اور فلاحی ریاست کا قیام عمل میں آسکے۔

بقول امام ابو حنیفہؒ :

"زکوٰۃ محض مالی عبادت نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے معاشرتی اور اقتصادی ڈھانچے کو سہارا دینے کا ایک مکمل نظام ہے"

I.B.D
Quality Paper Products

Scanned with CamScanner

Date:

۱۔ فلاحی ریاست کا قیام:

زکوٰۃ کا مقصد ایک ایسی فلاحی ریاست کا قیام ہے جہاں ہر فرد کی بنیادی ضروریات پوری ہو رہی ہوں۔ غریبوں اور مسکینوں کو خوراک، کپڑا اور علاج کی سہولیات میسر ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تم اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم اسکو بھی اسی طرح رزق دینگے جیسے تمہیں دیتے ہیں۔"

(القرآن)

2- دولت کی تقسیم:

زکوٰۃ دولت کی تقسیم میں غیر فطری عدم مساوات کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔ دولت کی تقسیم سے معاشرے میں مساوات قائم ہوگی تاکہ امیر امیر سے امیر تر اور غریب غریب سے غریب تر نہ ہو

3- معاشی ترقی:

زکوٰۃ کے عطیات کے ذریعے غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کی کفالت ہوگی اور انہیں معاشرے کا ایک کار آمد شہری بنایا جائے گا تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوگا اور معاشرہ معاشی طور پر ترقی کرے گا۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں

"زکوٰۃ اسلام کا وہ فریضہ ہے جو امیروں سے لے کر غریبوں کو لوٹاتا ہے اور غربت کو مٹاتا ہے۔"

۴- معاشرتی برائیوں کا خاتمہ

جس معاشرہ میں غربت اور مفلسی جنم لیتی ہے اس معاشرے کے افراد مختلف جرائم اور برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا غربت کا خاتمہ کر کے معاشرتی جرائم اور برائیوں کو کم کیا جا سکتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔

"مفلسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے"

I.B.D
Quality Paper Products

Scanned with CamScanner

Date

زکوٰۃ کے انفرادی، اخلاقی اور سماجی اثرات

انفرادی اثرات

۱- مال میں برکت:

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال و دولت میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ جب مال میں سے غریبوں کا حصہ نکالا جاتا ہے تو اس سے مال پاکیزہ ہوتا ہے اور برکت آتی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ خدا ہے،

"اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"

(القرآن)

2- نیکی کا حصول:

اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالنا نیکی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس سے اللہ راضی ہو ہوتا ہے اور بندے پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اپنی ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں۔"

(القرآن)

3- تزکیہ نفس:

زکوٰۃ ادا کرنا نہ صرف مال کی پاکیزگی کا سبب بنتا ہے بلکہ انسان کے نفس کو بھی پاک کرتا ہے اور روحانی مسرت کا باعث ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"ان کے اموال میں سے صدقہ لیجئے جسکے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔"

(القرآن)

I.B.D
Quality Paper Products

Scanned with CamScanner

Date:

۴۔ مال کی محبت کا خاتمہ

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اندر احساس پیدا ہوتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کا عطا کردہ ہے اور اس میں غریبوں اور ناداروں کا بھی حق ہے۔ اسطرح انسان کے اندر سے مال کی محبت کا خاتمہ ہوتا ہے اور قرب الہٰی حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو اللہ کی راہ میں اپنے بہترین مالوں میں سے خرچ کرو۔"

(القرآن)

اخلاقی اثرات:

1۔ عاجزی و انکساری:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے کیوں کہ اس احساس سے کہ جو کچھ ہے خدا کا عطیہ ہے انسان کے اندر مال و دولت کے حوالے سے غرور و تکبر کا خاتمہ ہوتا ہے اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

"میں اس عبادت گزار کی عبادت کو قبول نہیں کرتا جو عبادت میں تکبر کرے۔"

(القرآن)

2۔ اصلاح اخلاق:

زکوٰۃ ادا کرنے کے سبب انسان کی اخلاقیات میں بھی بہتری آتی ہے۔ زکوٰۃ اور خیرات دینے سے انسان بخیل نہیں ہوتا اور سخاوت و فیاضی پیدا ہوتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے سو وہی لوگ کامیاب ہیں"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

3۔ مادہ پرستی کا خاتمہ اور احساس ذمہ داری

زکوٰۃ کی ادائیگی سے مادہ پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور انسان کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ انسان غفلت میں نہیں رہتا۔ حدیث میں آیا ہے۔

"میری امت کا سب سے بڑا فتنہ مال و دولت کی محبت ہے"

سماجی اثرات:

1۔ گردش دولت سے غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ کے ذریعے مال کی گردش ہوتی ہے اور مال و دولت ایک ہاتھ میں مقید نہیں رہتی جس سے معاشرے کے غریب طبقے تک انکا حق پہنچتا ہے اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تا کہ وہ مال تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے"

(القرآن)

2۔ باہمی محبت و اخوت کا فروغ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کے اندر غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے محبت و اخوت کو فروغ ملتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے

"وہ شخص مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھالے اور اس کے پہلو میں اسکا پڑوسی بھوکا رہے۔"

(حدیث)

I.B.D
Quality Paper Products
Scanned with CamScanner

بے روزگاری اور گداگری کا خاتمہ

چونکہ زکوٰۃ معاشرے سے غربت کے خاتمہ کا باعث بنتی ہے لہٰذا اس سے بے روزگاری اور گداگری کا خاتمہ بھی ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اگر تعلیم اور غریبوں کے لیے چھوٹے کاروبار میں استعمال ہو تو انہیں روزگار ملے گا۔

۶- باہمی امداد:

جب معاشرے کے افراد ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور مالدار اپنے مال میں سے غریبوں کا حصہ ان تک پہنچائیں گے تو اس سے باہمی امداد کو فروغ ملے گا۔ ارشاد نبوی ہے۔

"اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لی جائے اور غربا میں تقسیم کر دی جائے۔"

(حدیث)

حاصلِ کلام:

اسلام زکوٰۃ کی شکل میں ایک ایسا معاشی نظام مہیا کرتا ہے جس سے معاشرہ سے غربت اور افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے اور ایک ترقی یافتہ اور خوشحال معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ ضرورت فقط اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو معاشرے کے اندر اسکی اصل روح کے ساتھ نافذ کیا جائے۔ تاکہ امت مسلمہ موجودہ درپیش مسائل سے نکل سکے اور تمام مسلم ریاستوں میں ایک مستحکم معاشی نظام قائم ہو

Scanned with CamScanner

انسانی زندگی میں دین کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔ دین اور مذہب میں فرق واضح کریں۔

تعارف :-

جلالِ بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

(علامہ اقبال)

دین انسانی زندگی کی نہایت ہی اہم ضرورت ہے۔ انسان کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے ایک جامع اور مکمل نظام کی ضرورت ہے اور دین انسان کو ایک جامع نظام اور مقصدِ حیات فراہم کرتا ہے۔ دین انسان کو انفرادی، اجتماعی، معاشرتی، ثقافتی نیز زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ "دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے"۔ جبکہ مذہب عقائد، عبادات اور سماجی رسومات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اے۔ بی۔ ٹیلر کے مطابق "مذہب روحانی موجودات پر اعتقاد کا نام ہے"۔ یعنی مذہب دین کا ہی ایک جز ہے اور سب سے بہترین اور جامع دین دینِ اسلام ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

انسانی زندگی میں دین کی ضرورت و اہمیت

اِنَّ الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

"بے شک دین اسکے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کو ایک جامع اور مکمل نظامِ حیات مہیا کرتا ہے۔ اللہ کے نزدیک بہترین دین دینِ اسلام ہے جو کسی ایسے مذہب کا نام نہیں جو فقط انفرادی زندگی کی اصلاح کا داعی اور چند عبادات اور رسومات پر مشتمل ہو۔ بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر اور صورت گری کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت کے نور سے منور کرتا ہے۔ خواہ وہ انفرادی ہو، اجتماعی ہو، معاشرتی ہو، معاشی ہو یا سیاسی اور بین الاقوامی ہو۔

Scanned with CamScanner

دین کی انفرادی زندگی میں اہمیت

1. دین ایک فطری ضرورت

دین ایک فطری اور جبلی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی جب انسان پیدا ہوتا ہے تو وہ دین اسلام پر ہوتا ہے جو اللہ کا پسندیدہ دین ہے

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

فاقم وجھک للدین حنیفا فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا

"اپنا منہ موڑ کر سب سے دین حنیف کی طرف کر لو یہی وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا۔" (سورہ روم : 30)

2- دین ایک روحانی ضرورت

انسان کی خلقت کے بعد اسکے جسم اور روح کو قائم رکھنے کے لئے مادی ضروریات اور جسمانی وسائل پیدا فرمائے تو دوسری طرف روحانی ہدایت کے لیے اللہ نے انبیاء مبعوث فرمائے اور رہنمائی کا ذریعہ بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

"اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا ہادی نہ آیا ہو"

(القرآن)

3 تسکین روح :

دین سے دوری نے آج کے انسان کو دماغی اذیت اور پریشانی سے دوچار کیا ہے انسان سکون تلاش کرتا ہے اور دین ہمیں تسکین روح فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

"بے شک اللہ کا ذکر کرنے سے دلوں کو راحت ملتی ہے۔" (القرآن)

4- دین باعث امید :

دین انسان کو امید فراہم کرتا ہے اور مایوسی کے دلدل سے نکالتا ہے۔ اور خودکشی جیسے کام سے روکتا ہے اور حرام قرار دیتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے،

"ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔ (القرآن : سورہ الم نشرح)

Scanned with CamScanner

5 دین رہنمائے عقل:

دین عقل کی رہنمائی کرتا ہے اور حق و باطل سے فرق سکھاتا ہے۔ قرآن میں موجود ماضی کے واقعات سے انسان کو رہنمائی اور ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔

"افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا

"کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے ہیں"

(القرآن)

اجتماعی زندگی میں دین کی اہمیت

1 معاشرتی ضرورت:

بہتر معاشی زندگی گزارنے کے لیے انسان کو درست قوانین و ضوابط کی ضرورت ہے اور معاشرتی زندگی کے لیے کوئی اصول اور ضابطہ نہ ہو تو معاشرہ انتشار و خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے لہذا دین انسان کی معاشرتی ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔

قرآن میں فرمایا گیا۔

خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے

(النحل: ۹۰)

2 انسانی حقوق کا تحفظ:

دین اسلام انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ پیغمبر نے اپنے آخری خطبہ "خطبہ حجۃ الوداع" میں انسانوں کے حقوق کی بات کی ہے اور فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر کالے کو گورے اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے"

(خطبہ حجۃ الوداع)

3 شرف انسانیت

دین اسلام انسان کو مقام و مرتبہ دیتا ہے۔ اسلام نے بغیر کسی تفریق کے تمام انسانوں کو عظمت دی۔ اور اسے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔

اللہ فرماتے ہیں: ولقد کرمنا بنی آدم

"ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی" (القرآن)

Scanned with CamScanner

دین اور مذہب میں فرق

مغربی مفکرین نے مذہب کی جو تعریفات کی ہیں وہ اسلامی نقطہ نظر سے مختلف ہیں۔ اسلام کے نزدیک دین اور مذہب دو مختلف اشیاء ہیں ان میں سے دین کو کل کی حیثیت حاصل ہے اور مذہب اس کی جزو ہے۔ دین ایک مکمل قانون ہے جو زندگی کے لیے ضابطہ حیات مقرر کرتا ہے جبکہ مذہب ایک شاخ کا نام ہے جو فقہ پر مشتمل ہے۔ دین اور مذہب میں واضح فرق مندرجہ ذیل ہے۔

دین	مذہب
لغوی معنی:	**لغوی معنی:**
دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی "غلبہ اور بالادستی حاصل کر لینا" ہے۔	مذہب کا لفظ "ذہب" سے نکلا ہے جو لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ مذہب کے لغوی معنی "پیروی کرنا" ہے۔
اصطلاحی معنی:	**اصطلاحی معنی:**
دین ایک مکمل ضابطہ حیات مقرر کرتا ہے جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔	مذہب ایک ایسا راستہ ہے جس پر چل کر منزل مقصود تک رسائی حاصل کر لی جاتی ہے۔
ڈاکٹر اسرار کے بقول:	**ڈاکٹر اسرار کے بقول:**
دین چھ چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے: عقائد، عبادات، سماجی رسومات، سیاسی اور معاشی نظام اور اخلاق کا نظام۔	مذہب عقائد، عبادات اور سماجی رسومات کے مجموعہ کا نام ہے۔
پروفیسر شمس کے مطابق:	**پروفیسر کانٹ کے مطابق:**
دین کسی ایک ہستی کی اطاعت پر مبنی ایک قانون ہے۔	ہر فریضہ کو خدائی حکم تصور کرنا مذہب کہلاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

دین ضابطہ حیات

- دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔
- دین ہر حوالے سے جامع اور مکمل ہے

انفرادی اور اجتماعی پہلو:

چونکہ دین مکمل ضابطہ حیات ہے اس لیے دین انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلو کی بات کرتا ہے۔

خدا اور مخلوق دونوں سے تعلق:

دین انسان کا خدا سے اور دوسرے انسانوں سے تعلق کا نام ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد پر مبنی ہے۔

الہامی:

دین الہامی ہوتا ہے اور دین اسلام خدا کا بھیجا ہوا پسندیدہ دین ہے۔ دین کے اندر عقیدے اور عبادت و رسومات اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔

دیگر خصوصیات

- دین میں خالص توحید کو بیان کیا گیا ہے جو ہر طرح کے شرک سے پاک ہے
- دین آدم ؑ سے لے کر نبی کریم ﷺ تک ہر نبی پر ایمان لانے کا نام ہے۔
- دین میں عقیدہ آخرت کا پورا تصور موجود ہے

مذہب دین کا جز

مذہب دین کا ایک جز ہے یا ایک جز کے برابر ہے اور مذہب نامکمل ہے۔

انفرادی پہلو:

مذہب انسان کا شخصی یا انفرادی معاملہ ہو سکتا ہے۔ مذہب انفرادی زندگی کی بات کرتا ہے۔

خدا سے تعلق کا نام:

مذہب انسان اور خدا کے تعلق کا نام ہے۔ جو چند عبادات و رسومات پر مبنی ہے۔

انسان کا بنایا ہوا:

مذہب انسان کا بنایا ہوا ہے۔ لہذا مذہب کے اندر عقیدے، عبادات اور رسومات انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ جو صرف حقوق اللہ پر مبنی ہیں۔

دیگر خصوصیات

مذاہب میں عقیدہ توحید شرک کی آمیزش کے ساتھ موجود ہے۔

مذاہب بعض انبیاء پر ایمان لانے اور بعض کے انکار پر مشتمل ہیں۔

مذاہب میں عقیدہ آخرت کا ناقص، جزوی اور غیر اسلامی تصور موجود ہے۔

Scanned with CamScanner

دین حلال و حرام کے واضح فرق کو بیان کرتا ہے۔	مذاہب حلال و حرام کے واضح اور درست امتیازات سے محروم ہیں۔
دین کے اندر عملی زندگی میں رہنمائی وحی الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔	مذاہب کے اندر عملی زندگی میں رہنمائی عقل عام سے حاصل ہوتی ہے۔
دین کی دعوت پوری انسانیت کے لیے ہے جس میں عالمگیریت ہے۔	مذاہب کی دعوت میں عالمگیریت نہیں ہے
دین میں سارے انسان برابر اور محترم ہیں سوائے اہل تقویٰ کے۔	مذاہب میں سارے انسان برابر نہیں۔ انسانوں کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مذاہب کے درمیان ایک وقت تک جنگ و جدل کا بازار گرم رہا اور آج بھی کئی ممالک میں جاری ہے۔ خود مسلمانوں کے درمیان شیعہ سنی کی تفریق موجود ہے۔ لیکن ان جھگڑوں سے مذہب کا مقدمہ کمزور ہوگا لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مذاہب کے درمیان مشترکات کو فروغ دیا جائے اور اختلافات پر اپنی سطح پر عمل کیا جائے

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner